www.KitaboSunnat.com

موتُ العالم موت العالم

سماحة الشيخ عبدالعزيز بن بازؒ

[مفتیٔ اعظمؒ سعودی عرب کے مختصر سوانح حیات]

شیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ کی عظیم المرتبت شخصیت عالم اسلام میں کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ وہ مملکت سعودی عرب کے مفتیٔ اعظم، دارالافتاء کے رئیس اور بے شمار اسلامی اداروں کے سربراہ تھے۔ عصر حاضر میں شیخ ابن باز سے عالم اسلام کو جتنا فائدہ پہنچا ہے شاید ہی کسی اور عالم دین سے پہنچا ہو۔ پوری دنیا میں ان کے مقرر کردہ داعی، ان کے مبعوث علماء کرام، اور ان کے قائم کردہ مدارس واسلامی مراکز کام کررہے ہیں اور اسلام کی شمع کو دنیا بھر میں روشن کئے ہوئے ہیں۔

شیخ ابن باز کی زندگی پر جب انسان نظر ڈالتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے کہ وہ حیاتِ مستعار کی ۹۰ سے زائد بہاریں دیکھنے کے باوجود انتہائی مصروفِ کار تھے اور ان کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول اور اس کے دین کو پھیلانے کے لئے وقف تھا۔ اسلام سے متعلق تقریباً تمام ہی موضوعات پر شیخ کی تصانیف موجود ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا :

"میں نے شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ (خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد کے والدِ گرامی) کے دور سے لکھنا شروع کیا۔ اللہ کی قسم! میں نے آج تک جو بھی لفظ لکھا یا لکھوایا، وہ صرف اللہ کی رضا کے لئے تھا"...... شاید یہی وجہ ہے کہ جتنی پذیرائی ان کی کتب کو حاصل ہوئی ہے، عصر حاضر میں کسی مؤلف کے حصے میں کم ہی آئی ہے۔

اپنے تمام علمی اور ادارتی مناصب کے ساتھ ساتھ انہوں نے بے شمار مسائل پر قرآن وسنت کی روشنی میں فتوے دیئے ہیں۔ ان فتووں میں انہوں نے ہمیشہ محدثین کے مسلک کو پیش نظر رکھا ہے۔ ان کے فتوے مختلف کتابوں اور جرائد میں چھپتے رہے ہیں، حال ہی میں مجلہ "الدعوۃ" نے ان کے فتاویٰ کو کتابی صورت میں شائع کیا ہے۔ یاد رہے کہ شیخ مرحوم کے مطبوعہ فتاویٰ اب تک گیارہ ضخیم جلدوں میں سمائے ہیں اور ابھی سینکڑوں فتاویٰ ایسے ہیں جو زیورِ طبع سے آراستہ نہیں ہوئے ...... ذیل میں مفتی مرحوم کے مختصر سوانح حیات اور بعض علمی کارناموں کو بالاختصار پیش کرنے کی ہم سعادت حاصل کررہے ہیں (حسن مدنی)

آپ کا پورا نام عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللہ آلِ باز ہے۔

مقام وتاریخ پیدائش

آپ ۱۲ رذی الحجہ ۱۳۳۰ھ (۱۹۱۱ء) کو ریاض میں پیدا ہوئے۔ آپ بینا اور صحیح النظر تھے۔ لیکن ۱۳۴۶ھ کو آپ کی آنکھوں میں کوئی بیماری لاحق ہوگئی، جس کی وجہ سے آپ کی نظر کمزور ہوگئی اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۵۰ھ کو آپ کی نظر کلی طور پر ختم ہو گئی اور آپ نابینا ہو گئے۔

حصولِ تعلیم

آپ نے بالغ ہونے سے پیشتر ہی قرآنِ کریم کا حفظ مکمل کر لیا، پھر آپ ریاض کے علماء کے پاس تحصیل علم کے لئے کوشاں ہو گئے اور جب آپ نے شرعی علوم اور لغت میں نمایاں مقام حاصل کر لیا تو ۱۳۵۷ھ (۱۹۳۸ء) کو محکمہ قضاء میں آپ کا تقرر کر دیا گیا۔ طلبِ علم کا یہ سلسلہ وفات تک جاری رہا اور آپ نے اس سے اپنا ناطہ نہیں توڑا۔ آپ رات دن تحقیق و تدریس کے کام میں مشغول رہتے مختلف حکومتی عہدوں ر ذمہ واریوں کی وجہ سے آپ اس سے غافل نہیں ہوئے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے علوم میں آپ کی بصیرت اور پختگی میں مسلسل اضافہ ہوتا رہا۔ علومِ حدیث کے سلسلے میں آپ نے خاص اہتمام کیا۔ اس سلسلے میں آپ کو اس قدر مہارت اور رسوخ حاصل ہوا کہ کسی حدیث کی صحت و سقم کے بارے میں آپ کا فیصلہ انتہائی معتبر سمجھا جاتا اور یہ وہ علمی مقام ہے جو خاص طور پر موجودہ زمانے میں کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ آپ کی تحریروں اور فتووں میں اس کے اثرات واضح طور پر نظر آتے ہیں، کیونکہ آپ ہمیشہ انہی اقوال اور آراء کو اختیار کرتے ہیں جن کی تائید کسی مسلمہ دلیل سے ہوتی ہو۔

شیوخ اور اساتذہ

آپ نے بہت سے علماء سے علم حاصل کیا جن میں سے چند معروف اساتذہ کے نام یہ ہیں:

(۱) الشیخ محمد بن عبداللطیف بن عبدالرحمٰن بن حسن بن الشیخ محمد بن عبدالوہاب (قاضی ریاض)

(۲) الشیخ صالح بن عبدالعزیز بن عبدالرحمٰن بن حسن بن الشیخ محمد بن عبدالوہاب

(۳) الشیخ سعد بن حمد بن عتیق (قاضی ریاض)

(۴) الشیخ حمد بن فارس (سیکرٹری خزانہ)

(۵) سماحۃ الشیخ محمد بن ابراہیم بن عبداللطیف آلِ الشیخ جو تاحیات مملکتِ سعودی عرب کے مفتی رہے۔ آپ نے عرصہ دس سال (۱۳۴۷ھ تا ۱۳۵۷ھ) ان کے حلقۂ درس کا التزام کیا اور ان سے تمام شرعی علوم سیکھے۔

(۶) الشیخ سعد وقاص بخاری جو مکہ مکرمہ کے علماء میں سے ہیں۔ ان سے آپ نے ۱۳۵۵ھ میں علم تجوید سیکھا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی خدمات

جب آپ ۱۳۵۷ھ (۱۹۳۸ء) کو منطقہ خَرج میں قاضی کے عہدہ پر فائز ہوئے، اس وقت سے لے کر آج تک اشاعتِ علم کے لئے آپ مسلسل تدریسی حلقوں کا باقاعدہ التزام کرتے رہے۔ خرج میں آپ منگل اور جمعہ کے علاوہ ہفتہ کے دیگر تمام دنوں میں علمی مجالس کا اہتمام کرتے، طلباء کی ایک جماعت مستقل طور پر آپ کی خدمت میں موجود رہتی تھی، جنہوں نے اپنے آپ کو حصولِ علم کے لئے وقف کرر کھا تھا، ان میں سے چند معروف سعودی اور پاکستانی شاگردوں کے نام یہ ہیں:

(۱) الشیخ عبداللہ کنھل
(۲) الشیخ راشد بن صالح الخنین
(۳) الشیخ عبدالرحمٰن بن ناصر البراک
(۴) الشیخ عبداللطیف بن شدید
(۵) الشیخ عبداللہ بن حسن بن قعود
(۶) الشیخ عبدالرحمٰن بن جلال
(۷) الشیخ صالح بن ہلیل
(۸) ڈاکٹر ربیع بن ہادی المدخلی
(۹) پروفیسر یوسف کاظم، اسلام آباد
(۱۰) مولانا بشیر احمد گوہڑوی، قصور
(۱۱) حافظ عبدالرحمٰن مدنی پرنسپل شریعت کالج، لاہور
(۱۲) حافظ ثناءاللہ مدنی، سربراہ (پاکستانی) سعودی مشن
(۱۳) ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، ناظم جامعہ عربیہ، کراچی
(۱۴) ڈاکٹر صہیب حسن، سربراہ ادارۃ القرآن، لندن
(۱۵) پروفیسر عبدالسلام کیلانی، یوگنڈا
(۱۶) شیخ الحدیث مولانا حسن جان سابق MNA، پشاور
(۱۷) پروفیسر عبداللہ کاکا خیل، اسلامک یونیورسٹی، اسلام آباد
(۱۸) پروفیسر ابراہیم خلیل، نیروبی (کینیا)
(۱۹) حافظ محمد سلفی، مہتمم جامعہ ستاریہ، کراچی
(۲۰) ڈاکٹر صدیق الحسن خان، مجلس تحقیق اسلامی، لاہور

۱۳۷۲ھ کو آپ ریاض منتقل ہوگئے، جہاں آپ ریاض کے معہدِ علمی میں تدریسی فرائض انجام دیتے رہے اور جب ۱۳۷۳ھ کو کلیۃ الشریعہ کا قیام عمل میں آیا تو وہاں آپ فقہ، حدیث اور توحید کے علوم پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد ۱۳۸۱ھ کو آپ کا تبادلہ مدینہ منورہ ہوگیا اور آپ کو مدینہ یونیورسٹی کا وائس چانسلر مقرر کیا گیا۔ جب آپ ریاض منتقل ہوئے تھے تو آپ نے ریاض کی بڑی جامع مسجد میں ایک تدریسی حلقے کی بنیاد رکھی، یہ تدریسی حلقہ آج بھی قائم ہے اور وہاں درس و تدریس کا کام بدستور جاری ہے، تاہم ریاض میں قیام کے آخری سالوں میں آپکی مصروفیات بڑھ گئیں اور اس تدریسی حلقے کا دائرۂ عمل ہفتے کے بعض ایام تک محدود ہو کر رہ گیا۔ طلباء کی ایک کثیر تعداد اس علمی حلقے سے وابستہ رہی۔

۱۳۸۱ھ (۱۹۶۱ء) کو مدینہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر اور ۱۳۹۰ھ سے لے کر ۱۳۹۵ھ تک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چانسلر کی حیثیت سے جب آپ کا قیام مدینہ منورہ میں رہا تو اس دوران آپ نے مسجدِ نبوی شریف میں تدریس کا ایک حلقہ قائم کیا۔ علاوہ ازیں جب آپ اپنے مستقل رہائشی مقام سے عارضی طور پر کسی اور مقام کی طرف نقل مکانی کرتے جیساکہ موسم گرما میں آپ کا قیام طائف وغیرہ میں ہوتا تھا تو وہاں بھی آپ اس تدریسی حلقے کو بدستور قائم رکھتے۔

تصنیفات

(۱) فتح الباری شرح صحیح بخاری پر کتاب الحج تک مفید تعلیقات

(۲) فتوؤں کا مجموعہ اور مختلف موضوعات پر مقالے (جن کی اب تک ۱۱ جلدیں شائع ہو چکی ہیں)

(۳) الفوائد الجلية فى المباحث الفرضية

(۴) التحقيق والا يضاح لكثير من مسائل الحج والعمرة والزيارة (توضیح المناسک) حج، عمرہ اور زیارت کے بہت سے مسائل کی وضاحت اور تحقیق۔

(۵) التحذير من البدع، یہ چار مفید مقالوں پر مشتمل ہے: (الف) رسول اللہ ﷺ کا یومِ پیدائش منانے کا مسئلہ (ب) شبِ معراج منانے کا حکم (ج) نصف شعبان کی رات یعنی شبِ برات منانے کا حکم (د) حجرۂ نبوی کے خادم شیخ احمد کے من گھڑت اور جھوٹے خوابوں کی وضاحت۔

(۵) زکوٰۃ اور روزوں سے متعلق دو جامع اور مختصر رسالے۔

(۶) العقيدة الصحيحة وما يضادها (صحیح عقیدہ کی تعلیم اور جو کچھ اس کے برعکس ہے)

(۷) وجوب العمل بسنة الرسول ﷺ و كفر من أنكرها (سنتِ رسول اللہ ﷺ پر عمل واجب ہے اور جو اُس کا انکار کرے وہ کافر ہے)

(۸) الدعوة إلى الله وأخلاق الدعاة (دعوت الی اللہ...... اور داعیوں کے اوصاف)

(۹) وجوب تحكيم شرع الله و نبذ ما خالفه (اللہ کی شریعت کے مطابق فیصلہ کرنا واجب ہے اور جو بات اس کے خلاف ہو وہ ناقابل قبول ہے)

(۱۰) حكم السفور والحجاب و نكاح الشغار (بے پردگی، حجاب اور وٹے سٹے کے نکاح کا حکم)

(۱۱) نقد القومية العربية (عربی قومیت پر مبنی نظریات پر تنقید)

(۱۲) الجواب المفيد فى حكم التصوير (تصویر کے مسئلہ پر مفید وضاحتیں)

(۱۳) الشیخ محمد بن عبدالوہاب...... آپ کی دعوت اور سیرت

(۱۴) نماز سے متعلق تین رسائل: (الف) نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت (ب) باجماعت نماز پڑھنے کا وجوب (ج) جب نمازی رکوع سے اٹھے تو ہاتھ کہاں رکھے؟

(۱۵) جو شخص قرآن یا رسول اللہ ﷺ پر طعنہ زنی کرے، اس کے متعلق اسلام کا حکم کیا ہے؟

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۶) سورج کے متحرک، زمین کے ساکن ہونے اور ستاروں تک پہنچنے کے سائنسی نظریات پر نقلی اور عقلی دلائل

(۱۷) إقامة البراهين على من استغاث بغير الله و صدق الكهنة والعرافين (جو شخص اللہ کے سوا کسی سے فریاد رسی کرے اور جو کاہنوں اور نجومیوں کو سچا سمجھے اس کے کفر پر واضح دلائل)

(۱۸) الجهاد فی سبیل الله

(۱۹) الدروس المهمة لعامة الامة (اُمت کے عام لوگوں کے لئے ضروری اسباق)

(۲۰) فتاویٰ تتعلق بأحكام الحج والعمرة والزيارة (حج، عمرہ اور زیارت کے احکام پر فتاویٰ)

(۲۱) وجوب لزوم السنة والحذر من البدعة (سنت کو لازم پکڑنے اور بدعت سے بچنے کا وجوب)

...... یہ تو تھیں آپ کی وہ تصنیفات جن کی طباعت مکمل ہو چکی ہیں اور ان کے علاوہ آپ نے بعض کتابوں پر تعلیقات بھی لکھی ہیں، جو یہ ہیں :

(۱) بلوغ المرام

(۲) تقریب التهذیب للحافظ ابن حجر (غیر مطبوعہ)

(۳) تحفة الأخيار ببيان جملة نافعة مما ورد فی الكتاب والسنة الصحيحة من الأدعية والأذكار (نیک لوگوں کو کتاب و سنت میں مفید ادعیہ واذکار کا خوبصورت ہدیہ)

(۴) التحفة الكريمة فی بيان كثير من الأحاديث الموضوعة والسقيمة (متعدد موضوع و سقیم احادیث کے تذکرہ پر مبنی عظیم تحفہ)

(۵) تحفة أهل العلم والإيمان بمختارات من الأحاديث الصحيحة والحسان (اہل علم وایمان کو منتخب صحیح وحسن احادیث کا ایک خوبصورت گلدستہ)

علمی خدمات کے علاوہ سماحۃ الشیخ کی دیگر مصروفیات

(۱) شاہی فرمان کے ذریعے آپ کو ادارہ برائے بحوث علمیہ، افتاء و دعوت وارشاد کے چیئرمین کے منصب پر فائز کیا گیا۔ واضح رہے کہ اب چند سال قبل ادارہ دعوت وارشاد سعودی عرب کی وزارت مذہبی امور کو منتقل کردی گئی تھی۔ علاوہ ازیں آپ درج ذیل مناصب پر کام کر رہے تھے:

(۲) هيئة كبار العلماء (کبار علماء کے بورڈ) کے سربراہ

(۳) شعبہ بحوثِ علمیہ اور افتاء کی مستقل کمیٹی کے بھی سربراہ

(۴) رابطہ عالم اسلامی کی مجلس تاسیس کے ممبر بھی ہیں اور چیئرمین بھی

(۵) مکہ مکرمہ میں مساجد کی اعلیٰ عالمی مجلس کے چیئرمین

(۶) رابطہ عالم اسلامی مکہ مکرمہ کی فقہی اسلامی اکیڈمی کے چیئرمین

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۷) مملکتِ سعودی عرب کی دعوتِ اسلامیہ کی اعلیٰ کمیٹی کے ممبر کے طور پر

آپ کی علمی اور دینی سرگرمیوں کا دائرہ مذکورہ خدمات تک ہی محدود نہیں بلکہ آپ علمی مجلسوں میں شرکت فرما کر اہم موضوعات پر لیکچر دیتے اور علمی، تنقیدی تبصروں میں شرکت بھی فرماتے۔ عام و خاص محفلوں میں شریک ہو کر قراءت اور تنقیدی تبصروں کے ساتھ ان کی رونق کو دوبالا کرتے اور اس کے ساتھ ساتھ أمر بالمعروف اور نهي عن المنكر کے فریضے کا بھی خاص اہتمام کرتے اور یہ ایک ایسا وصف ہے جو آپ کی شخصیت کا ایک لازمی حصہ بن چکا تھا۔

آپ کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم علمی اور فقہی بصیرت کی حامل شخصیت سے محروم ہو گیا۔ یہ آپ کی ذاتِ ستودہ صفات کا اثر تھا کہ سعودی عرب میں اب تک بیسیوں منکرات کے دروازے بند تھے۔ سعودی فرمانروا آپ کے فرامین کو حکم ناموں کی سی اہمیت دیتے، اور آپ سے ملاقات کے لئے خود حاضری دیا کرتے۔ واقعتاً آپ کا مقام مفتی اعظم کے سرکاری منصب سے بہت بلند و بالا تھا۔

سعودی عوام میں آپ سے محبت کا یہ عالم تھا کہ ہر شخص انہیں سماحة الوالد کے عقیدت بھرے خطاب سے یاد کرتا تھا۔ اور آپ کا نام سنتے ہی احترام وعقیدت کے جذبات سے مغلوب ہو جاتا۔ آپ کے نام سے کسی مسئلے پر آجانے والا فتویٰ سعودی عرب میں حرفِ آخر سمجھا جاتا اور حکومتیں اس کے مطابق قانون سازی کرنے پر مجبور ہوتیں۔ واقعتاً آپ ایسے مخلص، پرہیزگار اور نمونۂ اسلاف شخصیت کے چلے جانے سے سعودی عرب میں بالخصوص اور عالم اسلام میں بالعموم عظیم خلا پیدا ہو گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ان کے چھوڑے ہوئے علمی ذخیرے سے مستفید ہونے کی توفیق بخشے اور آپ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے۔ آمین! (ادارۂ "محدث")

﴿كل من عليها فان ويبقى وجه ربك ذو الجلال والاكرام﴾

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یومیہ معمولات کا ایک دلآویز تذکرہ

عبدالمالک مجاہد، ریاض
مدیر مکتبہ دارالسلام

شیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ

[ایک ممتاز عالم دین، محدث اور فقیہ]

یوں تو محدث کے موجودہ شمارے میں مفتی مرحوم کے بارے میں دو تفصیلی مضامین شامل اشاعت ہیں جن میں ایک مضمون ہمارے محترم مدیر حافظ صلاح الدین یوسف نے بطورِ خاص محدث کے لئے تحریر کر کے دیا ہے جو بہت ہی جامع پیرائے میں شیخ مرحوم کی شخصیت، خدمات کا ایک جامع جائزہ پیش کرتا ہے۔ لیکن شیخ ابن باز کی ذاتِ مبارکہ اور ان کی مساعیٔ دین کو جاننے والا ہر شخص یہ سمجھتا ہے کہ چند ایک مضامین میں آپ ایسی عہد ساز شخصیت کی خدمات کا احاطہ کیا جانا مشکل امر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دو مضامین کی اشاعت کے باوجود بھی ہمیں یہ تشنگی محسوس ہوتی تھی کہ ابھی اس موضوع پر مزید روشنی ڈالی جانی چاہئے۔

شیخ ابن باز کی شخصیت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ آپ خود نمائی یا ذاتی ستائش کو کبھی پسند نہ فرماتے، یہی وجہ ہے کہ سعودی عرب کی اس نامور شخصیت پر ان کی زندگی میں بہت کم لکھا گیا۔ وگرنہ ضرورت تو اس امر کی ہے کہ آپ کے کام کے ہر ہر پہلو پر مفصل تحریریں سامنے آئیں تاکہ ایسی مبارک ہستیوں کی زندگی سے دوسرے بہت سے حق کے متلاشی اپنی زندگیوں میں ایسے خصائل کو اپنا کر امت کے لئے خیر و برکت پھیلائیں۔ بہر حال ایسی شخصیات کی خدمات کا اعتراف اور ان کے حسن کردار کی عکاسی ہی قوموں میں زندگی کے آثار کی نشاندہی کرتی ہے۔

چنانچہ اسی تشنگی کو کچھ کم کرنے کے لئے ہم ذیل میں آج سے ۵ برس قبل تحریر ہونے والا مضمون بھی شائع کر رہے ہیں۔ جس میں شیخ کی روزمرہ کی مصروفیات کا ایک خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ پہلے دو مضامین اگر شیخ کے بارے میں کچھ اچھے جذبات اور تذکروں پر مشتمل ہیں تو یہ مضمون ان تذکروں کی عملی رنگ میں تائید اور مثالیں ہیں جن سے آپ کی حیاتِ طیبہ کے خوبصورت پہلو جا بجا نمایاں ہوتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ آپ بھی اس تذکرۂ خیر سے اپنی معمولات کو سنوارنے اور مفید بنانے میں مدد لیں گے۔ وما ذلك على الله بعزيز (حسن مدنی)

یہ دسمبر ۱۹۹۴ء کی ایک جمعرات کی صبح تھی۔ مجھے فجر کی نماز ریاض کی سب سے بڑی مسجد جامع الامام ترکی (جو دیرہ والی مسجد کے نام سے مشہور ہے) میں ادا کرنا تھی۔ فجر کی نماز ختم ہوئی تو عالم اسلام کی نامور شخصیت سماحۃ الشیخ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز حفظہ اللہ نے درس دینا شروع کیا۔ دلوں میں اترنے والا درس اور حاضرین ہمہ تن گوش۔ شیخ قرآن پاک کی آیات پڑھ رہے ہیں، حدیث شریف سے استدلال ہو رہا ہے، حاضری دم بدم بڑھ رہی ہے۔ میری نگاہیں دروازوں کی طرف اُٹھ رہی ہیں۔ طلباء کے گروہ در گروہ کتابیں اٹھائے مسجد میں داخل ہو رہے ہیں۔ پندرہ بیس منٹ کا درس ختم ہوا۔ اب طلبا کے ہجوم میں کافی اضافہ ہو چکا ہے۔ دس منٹ کے وقفے میں شیخ کے اردگرد بے شمار طلباء کا ہجوم اکٹھا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گیا ہے۔ مسجد کے دروازوں سے طلبا یوں کشاں کشاں داخل ہو رہے ہیں گویا پروانے اپنی شمع کی تلاش میں آرہے ہیں۔ اچانک شیخ ابن باز اپنی مسند پر تشریف لاتے ہیں۔ حاضرین پر سناٹا طاری ہو جاتا ہے۔ طلباء نے صحیح البخاری کھول لی ہے۔ ایک طالب علم نے حدیث پڑھنا شروع کی۔ شیخ سماعت فرما رہے ہیں۔ حاضرین کی نگاہیں بدستور کتب پر ہیں۔ کہیں زیر وزبر کی غلطی ہو گئی۔ شیخ نے فوراً سر اوپر اٹھایا۔ طالب علم نے حدیث پڑھنا بند کر دی۔ شیخ نے اصلاح کی اور پھر اس حدیث کی شرح بیان ہونا شروع ہو گئی۔ شیخ علم کے دریا بہا رہے ہیں۔ اب طلباء کی تعداد ڈیڑھ ہزار سے تجاوز کر چکی ہے۔ یہاں بڑے بڑے اُستاد، مدرّس، پروفیسر، یونیورسٹی کے اساتذہ ہیں۔ ان کے ہاتھوں میں قلم، سامنے صحیح بخاری کا نسخہ اور کاغذ ہیں۔ دھڑا دھڑ نوٹس لئے جارہے ہیں۔ پندرہ بیس منٹ تک درس جاری رہتا ہے اور شیخ فرماتے ہیں...... حسبك الله

اب دوسرا شاگرد مائیک سنبھال لیتا ہے۔ صحیح مسلم شریف کا درس شروع ہوا۔ احادیث پڑھی جارہی ہیں۔ شیخ ابن باز حفظہ اللہ جہاں ضروری ہوتا ہے، وہاں تشریح فرمارہے ہیں۔ اب تفسیر ابن کثیر کی باری ہے۔ شاگرد جو پڑھ رہا تھا، بدل گیا ہے مگر استاد وہی ہے۔ اپنی جگہ پر، اپنی مسند پر براجمان۔ میں ورطۂ حیرت میں ڈوبا ہوا ہوں۔ میں نے تاریخ میں علامہ ابن تیمیہؒ کے شاگردوں کا حال پڑھا، امام احمد بن حنبلؒ کی تاریخ پڑھی۔ ان کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں ہزاروں تک پہنچتی تھی۔ آج اپنی نگاہوں سے دیکھ رہا ہوں۔ حدِ نگاہ تک چاروں طرف ہجوم، طالبانِ حق جو ریاض کے کونے کونے سے تشریف فرما ہیں۔ تفسیر ابن کثیر کا دور بھی ختم ہوتا ہے اب امام ابن قیمؒ کی کتاب سامنے ہے۔ پڑھنے والا جہاں کہیں غلطی کرتا ہے، شیخ فوراً ٹوکتے ہیں۔ اب باری صحیح ترمذی کی ہے۔ احادیث کا دور ہو رہا ہے۔ سننے والے علم وعرفان کے موتی اپنے دامن میں سمیٹ رہے ہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد ابوداؤد کی باری ہے۔ پھر صرف ونحو کا دور چلنے والا ہے۔ علم کی بارش ہو رہی ہے۔ مجھے پتہ چلتا ہے کہ یہ سلسلہ برس ہا برس سے جاری ہے۔ ہر جمعرات کو یہ سلسلہ ہوتا ہے۔ لوگ دور دور سے بطورِ خاص درس میں شرکت کے لئے آتے ہیں۔ یقیناً علمائے سلف کا یہی طریق رہا ہے وہ علم کی مجالس میں بڑی لذت محسوس کرتے اور سارا سارا دن حدیث پڑھتے پڑھاتے گزر جاتا۔

اب میں تصور کی آنکھ سے شیخ ابن باز کو دیکھ رہا ہوں۔ بڑے بڑے علماء دیکھے مگر قارئین! عصر حاضر میں ان جیسا عالم دین، محقق، محدث، مفتی نہ دیکھا، نہ سنا، میں علیٰ وجہ البصیرت یہ کہہ سکتا ہوں کہ اس دور میں جتنا فائدہ عالم اسلام کو شیخ ابن باز سے پہنچا، شاید ہی کسی اور سے پہنچا ہو، بلاشبہ شیخ اس دور میں اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہیں۔ شیخ کی عمر ۸۵ سال سے تجاوز کر گئی ہے مگر اب بھی خلق خدا کو اپنے علم، عمل اور اخلاق سے مسلسل فائدہ پہنچا رہے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ